Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲ ذیقعد ۱۳۹۷ھ ، ۱۶ اخاء ۱۳۵۶ہش ، ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۳۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہمیں تمام مکارمِ اخلاق جامع اور مکمل صورت میں نظر آتے ہیں

آپؐ کی ذات کمال درجہ کے اعتدال کی مظہر اور جلال و جمال کی جامع تھی

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج نہایت درجہ وضع استقامت پر واقع تھا نہ ہر جگہ حلم پسند تھا اور نہ ہر مقام پر غضب مرغوب خاطر تھا بلکہ حکیمانہ طور پر رعایت محل اور موقع کی ملحوظ طبیعت مبارک تھی سو قرآن شریف بھی اسی طرز موزوں و معتدل پر نازل ہوا کہ جامع شدت و رحمت و ہیبت و شفقت و نرمی و درشتی ہے سو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کہ چراغِ وحی فرقان اس شجرہ مبارکہ سے روشن کیا گیا ہے کہ نہ شرقی ہے نہ غربی۔ غرض طینتِ معتدلہ محمدیہ کے موافق نازل ہوا ہے جس میں نہ مزاج موسوی کی طرح درشتی ہے نہ مزاج عیسوی کی مانند نرمی بلکہ درشتی اور نرمی اور قہر اور لطف کا جامع ہے اور مظہر کمال اعتدال اور جامع بین الجلال والجمال ہے اور اخلاق معتدلہ فاضلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو بمعیت عقل لطیف روغن ظہور و روشنی وحی قرار پائی انکی نسبت ایک دوسرے مقام میں بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے اور وہ یہ ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ الجزو ۲۹۔ یعنی تو اے نبی ایک خلق عظیم پر مخلوق و مفطور ہے یعنی اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم و مکمل ہے کہ اس پر زیادت متصور نہیں کیونکہ لفظ عظیم محاورہ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو اپنا نوعی کمال پورا پورا حاصل ہو ..... اور بعضوں نے کہا ہے کہ عظیم وہ چیز ہے جس کی عظمت اس حد تک پہنچ جائے کہ حیطۂ ادراک سے باہر ہو ..... خَلق بفتح خا سے مراد وہ صورت ظاہری ہے جو انسان کو حضرت واہب الصور کی طرف سے عطا ہوئی ہے ..... اور خُلق بضم خا سے مراد وہ صورت باطنی یعنی خواص اندرونی ہیں جن کی رو سے حقیقت انسانیہ حقیقت حیوانیہ سے امتیاز کلّی رکھتی ہے۔ پس جس قدر انسان میں من حیث الانسانیت اندرونی خواص پائے جاتے ہیں اور شجرہ انسانیت کو نچوڑ کر نکل سکتے ہیں جو کہ انسان اور حیوان میں من حیث الباطن مابہ الامتیاز ہیں ان سب کا نام خُلق ہے۔"

(براہین احمدیہ صد ۱۸۱ تا ۱۸۵ حاشیہ ۱۱)

محترم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے ابھی تک صاحبِ فراش ہیں۔ بے چینی بڑھ گئی ہے اور آپ بے حد کمزور ہو گئے ہیں۔ مورخہ ۱۴/۱۰ کو مکرم پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد خان صاحب نے مع مکرم وقیع الزمان صاحب بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) لاہور سے تشریف لا کر ان کا معائنہ فرمایا اور یہیں انہیں کیتھیٹر لگا دیا۔ ان کی ہدایت کے تحت ہفتہ عشرہ تک انہیں مکمل علاج کے لئے لاہور میو ہسپتال میں داخل کرانا ہو گا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے مولوی صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ عبد المجید واونٹ آفیسر ریٹائرڈ
دار الرحمت غربی ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

امراء جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

دنیا کے مختلف ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ کی یاد دہانی کے لئے گزارش ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی وصولی مرحلہ وار ہو رہی ہے۔ چوتھا مرحلہ ختم ہونے میں پانچ ماہ باقی ہیں۔ آپ ابھی سے جائزہ لیں کہ سال کے ختم ہونے سے پہلے ہر وعدہ کنندہ سے ان کے وعدہ کا کم از کم ۴/۱۵ وصول ہونا ضروری ہے۔

نئے وعدہ کرنے والوں سے ۱/۱۲ وصولی ہو جانی چاہیئے۔ غلبۂ اسلام کے جلد حصول کے لئے اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

سیکرٹری
صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶ اخاء ۱۳۵۶ھ
۱۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء

اہلِ سعادت اور اہلِ شقاوت میں مابہ الامتیاز

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک مقام پر دو قسم کے لوگوں کا ایک ساتھ ذکر کیا ہے۔ ایک وہ جو فطرۃً نیک ہوتے ہیں دوسرے وہ جو فی الاصل تو نیک نہیں ہوتے لیکن انہیں اپنے آپ کو نیک ظاہر کرنے کا ڈھنگ آتا ہے۔

جو لوگ فطرۃً نیک ہوتے ہیں اُن کی طبیعتوں میں کسی قسم کا کھوٹ نہیں ہوتا اس لئے ان سے ہمیشہ نیک اعمال ہی سرزد ہوتے ہیں اور وہ دائمی طور پر نیکی میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے جنہیں فی الاصل نیک نہ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو نیک ظاہر کرنے کا ڈھنگ آتا ہے ان کی طبیعتوں میں کھوٹ ہوتا ہے اس لئے نیکیوں پر دوام اختیار کرنا اُن کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بالآخر ان کا پول کھل کر رہتا ہے اور دنیا جان لیتی ہے کہ یہ خدائے رحمٰن کے نہیں بلکہ شیطان کے بندے اور نفاق کے مرض میں بُری طرح مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ایسے لوگوں کا ہی ذکر کیا چنانچہ فرمایا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ (البقرہ آیات ۲۰۵، ۲۰۶)

ترجمہ:- اور بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی باتیں (اس) دنیا کی زندگی کے متعلق (تجھے) بہت پسندیدہ معلوم ہوتی ہیں اور وہ (بات کرتے وقت) اللہ کو اُس اخلاص پر جو اُن کے دل میں ہے گواہ ٹھہراتے جاتے ہیں حالانکہ وہ (حقیقت میں) سب جھگڑالوؤں سے زیادہ جھگڑالو ہوتے ہیں اور حاکم ہو جاتے ہیں تو فساد (پیدا کرنے) اور کھیتی (باڑی) اور مخلوق کو ہلاک کرنے کی غرض سے (سارے) مُلک میں دوڑتے پھرتے ہیں حالانکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں اُن لوگوں کا نقشہ کھینچا ہے جن کے دل میں شروع ہی سے نفاق کا مرض ہوتا ہے۔ وہ نیک نہیں ہوتے لیکن اپنی وضع قطع ایسی بناتے ہیں جس سے وہ نیک معلوم ہوں۔ پھر وہ باتیں ایسی کرتے ہیں جو عام طور پر لوگوں کو بہت پسند آتی ہیں اور وہ اُنہیں نیک سمجھنے لگ جاتے ہیں اس کے بعد اُن کا اندرونہ ظاہر ہونے لگتا ہے۔ جب وہ اپنا رعب جمانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور انہیں لوگوں میں کچھ نہ کچھ اہمیت حاصل ہو جاتی ہے اُس وقت وہ اپنے گل بُوٹے نکالتے ہیں اور فساد پھیلانے اور لوگوں کو گمراہ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ اُس وقت اُن کی قلعی کھل جاتی ہے اور لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ تو سخت قسم کے جھگڑالو اور فسادی ہیں۔ اُن لوگوں کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۷)

ترجمہ:- اور جب انہیں کہا جائے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو (اور ان فساد انگیزیوں سے باز آجاؤ) تو عزت کی پچ انہیں (اور بھی زیادہ) معصیت پر آمادہ کر دیتی ہے۔ پس اس (قسم کے لوگوں) کے لئے جہنم کافی ہے اور وہ یقیناً بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جن کی فطرت میں نیکی ہوتی ہے اور جو نفاق سے یکسر پاک ہوتے ہیں فرماتا ہے:-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۸)

ترجمہ:- اور بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کو (ہی) بیچ ڈالتے ہیں۔ اور اللہ (اپنے ایسے مخلص) بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی جن کی فطرت میں پہلے سے نیکی موجود ہوتی ہے اور جو نفاق سے یکسر پاک ہوتے ایک سب سے بڑی علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر بات پر مقدم رکھتے ہیں۔ اُن کو ایک ہی فکر ہر وقت دامنگیر رہتی ہے کہ کہیں اُن کا خدا اُن سے ناراض نہ ہو جائے اس لئے وہ کوئی بات اور کوئی کام ایسا نہیں کرتے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو بلکہ وہی بات کہتے اور وہی عمل بجا لاتے ہیں جو رضاءِ الٰہی پر منتج ہو۔ وہ اس درجہ رضاءِ الٰہی کو اپنے اُوپر مسلط کر لیتے ہیں کہ گویا اپنی جان کو ہی بیچ ڈالتے ہیں یعنی نفس سے بالکل خالی ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے اُن سے ہمیشہ نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں۔ امن اور صلح و آشتی کا قیام اُنہی کے دم کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنے افضال و انعامات سے نوازتا اور اُن کی عزت کو دنیا میں بلند کرتا ہے۔

ہر دو قسم کے لوگوں کا ذکر کرنے اور ان کی صفات اور علامات پر روشنی ڈالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ان لوگوں کا طریقِ عمل اختیار کرنے سے بچیں جن کے اندر سعادت کا مادہ نہیں ہوتا، جو شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے والے، جھگڑالو اور فسادی ہوتے ہیں گو اپنے آپ کو بڑا نیک اور متقی و پرہیزگار ظاہر کرتے ہیں حالانکہ فی الاصل وہ ایسے نہیں ہوتے بلکہ عُجب و پندار اور نفاق کا مرض انہیں لاحق ہوتا ہے برخلاف اس کے وہ اُن لوگوں کا طریقِ عمل اختیار کریں جو اپنی فطری سعادت کے باعث ہر لحظہ اور ہر آن رضائے الٰہی کے حصول میں کوشاں رہتے ہیں اور پوری زندگی کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر ڈالتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو پُوری پُوری فرمانبرداری اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (البقرہ آیات ۲۰۹، ۲۱۰)

ترجمہ:- اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب پُوری فرمانبرداری (کے دائرہ) میں آجاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ اور اگر تم باوجود اس کے کہ تمہارے پاس کھلے کھلے نشان آ چکے ڈگمگا گئے (یعنی شیطان کے بہکانے میں آکر منافقت کی طرف جھک گئے) تو جان لو کہ اللہ یقیناً غالب اور حکمت والا ہے۔

ان سب آیات پر یکجائی نظر ڈالنے سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ دلی اخلاص اہلِ سعادت اور اہلِ شقاوت میں مابہ الامتیاز کی حیثیت رکھتا ہے۔ مومنوں کا اوّلین فرض یہ ہے کہ وہ ایمان لانے کے بعد اپنے آپ کو دلی اخلاص کے وصف سے متّصف کریں اور پھر اپنے اس وصف کی حفاظت کرتے چلے جائیں۔ اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت اختیار کرنے سے ہوتی ہے۔ ادھوری اطاعت کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتی بلکہ شیطانی وساوس کا دروازہ کھولنے کا موجب بنتی ہے۔ کامل اطاعت کے لئے ضروری ہے کہ انسان اول منافقت سے بچے دوسرے اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام پر عمل پیرا ہو اور تیسرے شیطان کی پیروی سے دُور رہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تینوں باتوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت فرماتا ہے کہ بے شک تم مومن کہلاتے ہو مگر تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف منہ سے اپنے آپ کو مومن کہنا تمہیں نجات کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ تم اگر نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریق یہ ہے کہ اوّل ہر قسم کی منافقت اور بے ایمانی کو اپنے اندر سے دُور کرنے کی کوشش کرو اور قوم کے ہر فرد کو ایمان اور اطاعت کی مضبوط چٹان پر قائم کر دو۔ (دوم) صرف چند احکام پر عمل کرکے خوش نہ ہو جاؤ بلکہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل بجا لاؤ اور صفاتِ الٰہیہ کا کامل مظہر بننے کی کوشش کرو.... (سوم) اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہو اور شیطانی وساوس سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرو۔" (تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۴۳۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفن مسیح کا تاریخی پس منظر

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-
"مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی۔ تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی۔"
(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۶ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵)

آج سے انیس سو سال قبل جس کپڑے میں یسوع مسیح علیہ السلام کو صلیب سے اتارے جانے کے بعد لپیٹا گیا تھا آج وہ مغربی محققین کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہ کپڑا اٹلی کے شہر ٹیورن (TURIN) میں محفوظ چلا آرہا ہے اور اس پر یسوع مسیح علیہ السلام کی شبیہ مبارک کے نقوش مرتسم ہیں۔ ماہرین فوٹو گرافی اور سائنسدانوں کی اس تحقیق نے عیسائی دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ زندہ اتارے گئے تھے۔ اس کا ثبوت آپ کا یہ کفن ہے

آئندہ سال مئی ۱۹۷۸ء میں ٹیورن میں ایک بہت بڑی مجلس مذاکرہ منعقد کی جا رہی ہے جس میں ماہرین فوٹو گرافی ماہرین کفن اور سائنسدان شرکت کریں گے اور اپنی تحقیقاتی رپورٹیں پیش کر کے اس چادر کی اصل حقیقت پر روشنی ڈالیں گے۔ یہ ایک الٰہی تصرف ہے کہ ۱۸۹۸ء میں اطالوی فوٹو گرافر سیکنڈا پیا (Seconda — پیا) چادر کے نقوش کی تصویر لینے کا فیصلہ کرتا ہے اور ۱۸۹۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی معرکۃ الآراء کتاب "مسیح ہندوستان میں" تصنیف فرماتے ہیں اور اپنی اس بلند پایہ تصنیف میں آپ عقلی نقلی اور تاریخی شہادات اور محکم دلائل کی رو سے یہ ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت یسوع مسیح قرآنی نظریہ کے مطابق صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ سنت انبیاء کے مطابق ۱۲۰ سال کی عمر پا کر طبعی طور پر فوت ہوئے اور ان کی قبر کشمیر میں سری نگر کے محلہ خانیار میں موجود ہے

اس تصنیف کو ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے اور بعد میں آنے والے محققین نے آپ کے پیش کردہ دلائل کو بنیاد بنا کر اپنی تحقیق کو آگے جاری رکھا ہے الحمد للّٰہ کہ سیدنا المسیح کے موعود اور ان کے ہاتھوں کسر صلیب کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔

تاریخی پس منظر:

مغربی محققین نے اب تک اس چادر کا جو تاریخی پس منظر بتایا ہے وہ یہ ہے کہ یہ کپڑا ۱۲۵۴ء میں قسطنطنیہ سے اس وقت فرانس میں لایا گیا جب کہ اسلام کے ساتھ صلیبی جنگوں کا زور تھا۔ قسطنطنیہ میں ایک چادر ملکہ یوڈوکیا نے قسطنطنیہ بھیجی تھی اس سے پہلے کے تاریخی آثار ناپید ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس چادر کی مکمل تاریخ محفوظ ہے۔ مگر کل امر مرھون باوقاتھا۔ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اور وہ وقت اب تھا۔ جبکہ سائنس اور ٹیکنالوجی "خلائی دور" میں داخل ہو چکی ہے۔ چنانچہ فوٹو گرافر کے علاوہ جن کے پاس ترقی یافتہ کیمرے ہیں امریکہ کے قومی خلائی ادارے ناسا کا کے سائنسدان بھی اس تحقیق میں حصہ لے رہے ہیں۔

مسلمان مورخین ابن الاثیر اور المقدسی نے اس چادر کا ذکر کیا۔ ابن الاثیر کا حوالہ مع ترجمہ درج ذیل ہے:-

"وفیھا ارسل ملک الروم الی المتقی للّٰہ یطلب منديلاً زعم ان المسیح مسح بہا وجھہ و صارت صورۃ وجھہ فیہ وانہ فی بیعۃ الرھاء وذکر انہ ان ارسل المندیل اطلق عددا کثیرا من اساری المسلمین فاحضر المتقی للّٰہ القضاۃ و الفقہاء واستفتاھم فاختلفوا۔ فبعض رای تسلیمہ الی الملک واطلاق الاسری وبعض قال ان ھذا المندیل لم یزل من قدیم الدھر فی بلاد الاسلام ولم یطلبہ ملک من ملوک الروم وفی دفعہ الیھم غضاضۃ وکان فی الجماعۃ علی بن عیسی الوزیر فقال خلاص المسلمین من الاسر ومن الضر و الضنک الذی ھم فیہ اولی من حفظ ھذا المندیل فامر الخلیفۃ بتسلیمہ الیھم واطلاق الاسری ففعل ذلک۔ وارسل الی الملک من تسلم الاسری من بلاد الروم فاطلقوا"
(تاریخ الکامل جلد ۸ صفحہ ۱۳۱)

ترجمہ: "شاہ روم نے عباسی خلیفہ المتقی للّٰہ کو پیغام بھجوایا کہ وہ منديل جس سے حضرت مسیح نے اپنا منہ پونچھا تھا اور اس پر آپ کی شبیہ بن گئی تھی اور جو الرھاء کے گرجا میں تھی اگر آپ اسے میرے حوالے کر دیں تو جو مسلمان قیدی میرے قبضہ میں ہیں ان سب کو رہا کر دوں گا المتقی کو جب یہ پیغام ملا تو آپ نے قاضیوں اور فقہا کو اکٹھا کیا اور ان سے اس بارہ میں رائے طلب کی۔ چنانچہ ان کا اس بارہ میں اختلاف رائے ہو گیا۔ بعض کی رائے یہ تھی کہ یہ تبرک جو زمانہ قدیم سے بلاد اسلام میں محفوظ چلا آرہا ہے اور آج تک شاہان روم میں سے کسی نے بھی اس کا مطالبہ نہیں کیا اگر ہم یہ ان کے حوالے کر دیں تو اس میں ہماری ہتک اور ان کی برتری ہے اس مجلس میں وزیر مملکت علی بن عیسی بھی موجود تھے۔ ان کی رائے یہ تھی کہ اس وقت جو مسلمان رومیوں کے ہاتھوں دکھ اور تنگی برداشت کر رہے ہیں اس سے ان کو رہائی دلانا اس رومال کی حفاظت سے بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔ چنانچہ خلیفہ نے اس فیصلہ کو منظور کیا اور یہ منديل ان کے حوالے کر دیا گیا اور اس طرح مسلمان قیدی رہا ہو گئے۔"

EDESSA جسے عرب مورخین الرھاء کہتے ہیں دمشق اور موصل کے درمیان ایک چھوٹی سی ریاست تھی جس پر ابگر خاندان کی حکومت رہی ہے۔ ابن حوقل (۹۷۸ء) نے اس شہر کو نصف عیسائی آبادی پر مشتمل بتایا ہے اور لکھا ہے کہ اس شہر میں تین سو گرجے موجود تھے اور جس گرجے میں یہ چادر محفوظ تھی اس کے بارہ میں المقدسی (۹۸۵ء) لکھتا ہے کہ اس گرجے کی عمارت دنیا کے چار عجائبات میں سے ایک تھی اور یہ کہ یروشلم کی المسجد الاقصیٰ کی عمارت اسی گرجا کے نقشہ کے مطابق تعمیر ہوئی تھی۔ اس شہر کے کھنڈرات ابھی تک موجود ہیں جو اس شہر کی گزشتہ عظمت و شوکت کی غمازی کرتے ہیں۔

مسلمانوں نے جب نیل الفرات۔ جیحون اور سیحون کے علاقے فتح کر لئے تو یہ چادر بھی ان کے قبضہ میں آئی جو بالآخر عباسی خلیفہ المتقی للّٰہ نے ۳۳۱ھ ہجری میں اپنے ہاتھوں سے بازنطینی بادشاہ (شاہ روم) کے حوالہ کی۔

ابن الاثیر نے شاہ روم کے الفاظ میں اس چادر کو منديل بتایا ہے جس کے معنے رومال کے ہیں۔ کیا منديل کے لفظ سے اس چادر کی تاریخی حیثیت مشتبہ ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

اوّل: رومال کا لفظ مغربی اقوام کی زبانوں میں چادر وغیرہ پر بھی بولا جاتا ہے مثلاً جرمن زبان میں Tuch کا لفظ چادر اور رومال کے لئے مشترک ہے اگر رومال کا مقصود ہو تو Tuch سے قبل Hand کا لفظ زائد کیا جاتا ہے اور اگر بستر کی چادر ہو تو Bett کا لفظ زائد کیا جائے گا۔ اگر کفن مراد ہو تو [illegible] کا لفظ شامل کرنا پڑے گا۔

دوم: شاہ روم کو علم تھا کہ مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے اس لئے کفن کا لفظ استعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا چنانچہ وہ صرف منديل کے لفظ پر ہی اکتفا کرتا ہے

سوم: شاہ روم کی طرف سے اس چادر کا مطالبہ ۳۳۱ ہجری مطابق ۹۴۳ء میں ہوتا ہے۔ اسے یہ علم تھا کہ اس چادر پر معجزانہ طور پر مسیح کی شبیہ مبارک کے نقوش مرتسم ہیں۔ اس لئے وہ مسلمانوں کے احساسات و جذبات کا لحاظ کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے کہتے ہے کہ وہ "مندیل" جو بیعة الرہاء میں موجود ہے ہمارے حوالے کر دو۔ اس وقت ملک میں یہی روایات زور پکڑ گئی تھیں کہ یہ یسوع مسیحؑ کا ایک معجزہ ہے کہ آپ نے کپڑے پر اپنی شکل بنا دی لیکن انہیں اصل حقیقت کا علم نہیں تھا اس لئے وہ مندیل کا لفظ استعمال کرتا ہے۔

چہارم: اگر مسیح علیہ السلام نے اپنے قیام فلسطین کے دوران معجزانہ طور پر کسی رومال پر اپنی تصویر بنائی ہوتی تو انجیل نویس جنہوں نے ۱۵۰ سال بعد اپنی انجیلیں مرتب کی ہیں اس معجزہ کا ضرور ذکر کرتے۔

مسلمان مورخین نے جن کے عقیدے کے مطابق حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے اس چادر کے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے مثلاً "مورخ المسعودی" بھی اس کی موجودگی میں یہ چادر شاہ روم کو دی گئی تھی لکھتے ہیں کہ:-

"جب یسوع مسیح نہر اردن
سے غسل کر کے نکلے تو اس
رومال سے اپنا منہ پونچھا اور
اس پر آپ کی شبیہ کے نقوش
مرتسم ہو گئے"

(تاریخ مسعودی جلد ۲ صفحہ ۳۳۱)

لیکن جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں اگر یہ الٰہی معجزہ تھا تو انجیل نویس اس کا ضرور ذکر کرتے۔ دراصل مسلمانوں کا ذہن اس طرف جا ہی نہیں سکتا تھا کہ یہ وہ چادر ہے جس میں آپ کو صلیب سے اتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ ان کے عقیدہ کے مطابق یسوع مسیحؑ کی جگہ کسی اور شخص (یہودا اسکریوطی) کو صلیب دی گئی تھی۔

ابن حوقل اس صدی میں اس چادر کا ذکر کرتے ہوئے اسے صرف مندیل عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کہنے پر اکتفا کرتا ہے۔

تاریخ کا دوسرا ورق:

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بیعة الرہاء میں یہ چادر کیسے پہنچی۔ یوسی بس اپنی تاریخ کلیسائے یونانی کے باب ۱۳ کی پہلی فصل میں لکھتا ہے کہ Edessa یعنی الرہاء کے ابگرس بادشاہ نے حضرت یسوعؑ کو لکھا کہ آپ یہودیوں کے مظالم سے بچنے کے لئے ان کے پاس آ جائیں۔ حضرت یسوعؑ نے انہیں جواباً لکھا کہ اپنا مشن پورا کر کے جلد تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔

Moses of Chorene اپنی تاریخ کلیسائے آرمینیا میں لکھتا ہے:

"یسوع مسیح نے ابگرس
بادشاہ کو ایک کپڑا پیش کیا
جس پر حیران کن رنگ میں
آپ کی شبیہ کے نقوش
مرتسم تھے:"

(دی لیجنڈ آف ابگرس کیلیفیٹ مصنفہ ای اسٹریٹ حاشیہ صفحہ ۱۰۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں ابگرس بادشاہ کا ذکر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ وہ حضرت مسیحؑ کو خدا کا سچا نبی یقین کرتا تھا۔

(مسیح ہندوستان میں۔ صفحہ ۶۸ حاشیہ)

یہ چادر جسے مندیل کہا گیا ہے یہی دراصل ٹورین والا کفن مسیح ہے۔ حضرت مسیحؑ نے واقعہ صلیب کے بعد ہجرت اختیار کی جس کے متعلق آپ متعدد مرتبہ اپنے حواریوں سے اظہار بھی فرما چکے تھے۔ ہجرت کے وقت آپ نے جو راستہ اختیار کیا وہ دمشق، موصل، نصیبین اور ہرات کا راستہ تھا۔ جہاں سے آپ وادی کشمیر میں داخل ہوئے۔ یہاں آپ نے اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو پایا اور تادم آخر یہیں ان کی گلہ بانی کرتے رہے۔ الرہاء جو دمشق اور موصل کے درمیان واقع ہے آپ نے یہاں ضرور قیام فرمایا ہو گا اور حسب وعدہ ابگرس بادشاہ کی دعوت کو شرف قبولیت بخشا ہو گا۔ قیاس یہی کہتا ہے کہ ہجرت کے وقت آپ نے جو رخت سفر لیا اس میں یہ چادر بھی شامل تھی کیونکہ یہ ایک تاریخی نوادر ہے۔ کپڑے اس لئے سنبھال کر رکھتے ہیں کہ وہ انہیں خدا تعالیٰ کے فضل یاد دلاتے رہیں۔ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا مصائب کے وقت کا کرتہ سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔

ویرونیکل یادگار:

وہ کپڑا جس پر کہا جاتا ہے یسوع مسیحؑ کی تصویر بنائی گئی ہے اسے Veronical کہا جاتا ہے چھٹی صدی عیسوی میں یسوع مسیحؑ کی اس قسم کی تصاویر کی کثرت کی وجہ سے بت پرستی شروع ہو گئی۔ اس پر کلیسا میں اس کے خلاف سخت رد عمل پیدا ہوا اور جو فریق یسوع مسیح کی تصویر پرستی کے حق میں تھا وہ اپنی تائید میں شاہ ابگرس والے یادگاری تبرک کو نظیر کے طور پر پیش کرتا ہے۔ چنانچہ ایک مسیحی مورخ لکھتا ہے:

"اور چھٹی صدی میں اس
قسم کی تصویریں عام تھیں اور
بت پرستی کو ان کہانیوں نے
جنم دیا کہ یسوع مسیحؑ نے
معجزانہ طور پر اپنی تصویر کپڑے
پر مرتسم کر دی تھی اور ابگرس
بادشاہ کو بھجوائی تھی جو
Edessa کے گرجا میں
محفوظ چلی آ رہی تھی۔"

(جنرل ہسٹری آف کرسچن ریلیجن اینڈ چرچ مصنفہ ڈاکٹر آگسٹس نینڈر۔ جلد ۳)

حقیقت یہ ہے کہ یہی وہ کفن مسیحؑ ہے جس پر یسوع مسیحؑ کے نقوش مرتسم تھے۔ بعد میں بے شمار تصاویر اسی کی تشریح میں بنائی گئیں۔ اگر کوئی یادگاری تبرک بھی ہوتا تو بت پرستی اور تصویر کشی کے حامی ضرور اسے اپنی تائید میں پیش کرتے۔ لیکن وہ اپنے دفاع میں اگر کوئی دلیل پیش کرتے ہیں تو ہمیشہ اسی چادر کا ہی حوالہ دیتے ہیں جو کہ الرہاء میں موجود تھی۔

مندیل کے لفظ میں بھی ایک راز مخفی ہے۔ عربی زبان میں نقل کے معنی ہیں ایک چیز کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے جانا۔ چنانچہ حضرت یسوع مسیحؑ اس چادر کو فلسطین سے الرہاء اپنے ہمراہ لائے۔ پھر وہاں سے قسطنطنیہ لائی گئی۔ قسطنطنیہ سے فرانس لائی گئی اور فرانس سے پھر اٹلی کے شہر ٹیورن پہنچی۔

اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمتیں ہیں۔ قرآن کریم پڑھ ڈالیں۔ کبھی بھی آپ یہ نہیں پائیں گے کہ کسی نبی سے یہ پوچھا گیا ہو کہ کیا اس نے شرک کی تعلیم دی تھی سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ ان سے یہ سوال کیا گیا کہ:-

"کیا تم نے یہ تعلیم دی تھی کہ
تیری قوم تجھے اور تیری والدہ
کو خدا مانیں؟"

یہ ایک بہت بڑا فتنہ تھا جس میں عیسائی دنیا بری طرح ملوث ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اتمام حجت کے لئے یہ کفن مسیحؑ ان کے پاس ہی محفوظ رکھوایا تا وہ کسی وقت اصل حقیقت پا کر خدائے واحد و یگانہ کے آستانہ پر سر بسجود ہوں اور شرک سے کلیۃً بیزاری کا اعلان کریں۔

اگر یہ یادگاری تبرک مسلمانوں
کے پاس موجود رہتا تو شاید
اس کی تاریخی اور مذہبی
حیثیت مشکوک سمجھی جاتی۔

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے ذمہ رقوم لگائی گئی تھیں:-

لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، گجرات، جہلم، کیمبلپور، ملتان، ساہیوال
فیصل آباد، ڈیرہ غازیخان، جھنگ، ہزارہ، سرگودھا، جیکب آباد، لاڑکانہ
خیرپور، نواب شاہ، حیدرآباد، دادو، بدین، سانگھڑ، تھرپارکر

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وسیع ہمت سے کام لے کر اس الٰہی ارشاد کی تعمیل کے لئے جاری کردہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور حتی الوسع جلد نقد ادائیگی فرمائیں۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ ۵۵-۲۷-۹ میں جمع کروانے کے لئے بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع افسر جلسہ سالانہ ربوہ کو بھجوائی جائے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ اخاء ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں اور اس کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہو کر ایک نئی روح اور نئی زندگی سے ہمکنار ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار
آقا کا اپنے خدام سے خطاب

تقاریر و علمی سلسلہ — ورزشی مقابلے — تلقینِ عمل — ذکرِ حبیب — علمی مقابلے — [illegible]

۴-۵-۶ / نبوت / نومبر ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء

بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

خدام الاحمدیہ کا تینتیسواں (۳۳) مرکزی سالانہ اجتماع

اجتماع کے مبارک ایام قریب سے قریب تر آ رہے ہیں۔ خدام اپنے اجتماع میں شمولیت کے لئے تیاری فرماویں۔ مرکز میں کثرت سے آئیں۔ نزدیک والے بھی آئیں اور دور والے بھی آئیں اور الہام یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کا مصداق بنتے ہوئے شوق و رغبت اور دلی دعاؤں سے اجتماع میں شرکت فرماویں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تحریک چندہ مہمانخانہ مستورات

یکم اکتوبر تا سات اکتوبر ۱۹۷۷ء مبلغ ۶,۲۵۵-۵۰ کی آمد ہوئی ہے۔ اسی طرح سات اکتوبر تک اس مد کی کل آمد ۲۰۸,۷۰۲-۰۷ ہو جاتی ہے۔ جبکہ مہمان خانہ کی تکمیل کے لئے کل ۳,۲۰,۵۰۰-۰۰ کی ضرورت ہے۔ تمام بہنیں انفرادی طور پر لجنات اجتماعی طور پر اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ رقم کی کمی کی وجہ سے کام بند کرنا پڑے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۸ اور ۹ اکتوبر کی درمیانی رات میرا عزیز بھانجا مبارک احمد ناصر ابن مکرم عبدالرحیم صاحب کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ تین ماہ علیل رہنے کے بعد ۳۰ سال کی عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی کو جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم پیٹ کے مرض میں مبتلا تھا۔ اپریشن بھی ہوا مگر بیماری میں کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر یہی مرض جان لیوا ثابت ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور والدین اور دیگر جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(حمید احمد خالد۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی
اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔!!

سوانح حضرت میاں محمد صدیق صاحب بانی رضی اللہ عنہ

حضرت ممدوح کی سوانح تیار کی جا رہی ہے۔ جو احباب کوئی مفید بات اس تعلق میں تحریر کر سکتے ہوں مہربانی کر کے ذیل کے پتہ پر بھجوا دیں۔

(پتہ) مکرم میاں شریف احمد صاحب بانی
رحیم منزل۔ پلازا سکوائر۔ بندر روڈ۔ کراچی ۲

(ملک صلاح الدین۔ مؤلف اصحاب احمد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم سید محمود احمد صاحب کراچی (جو میری بیوی کے بھتیجے ہیں) ۲۵ ستمبر کو حیدرآباد سے کراچی جاتے ہوئے جیپ اور ایک سکوٹر کے حادثہ میں سخت زخمی ہو گئے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ جان بچ گئی۔ احباب سے عزیز کی صحت کے لئے دعائے خاص کی درخواست ہے۔

(سید احمد علی۔ نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

۲۔ میرے شوہر مکرم عبدالرشید مبشر صاحب کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں اور پاؤں کی ہڈیاں متاثر ہوئی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

صادقہ رشید بنت قاضی عبدالرحمن صاحب مرحوم
ماڈل کالونی کراچی

قائدین کرام دفتر اطفال وقفِ جدید کی طرف توجہ فرمائیں (مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماریشس کے ایک احمدی نوجوان کی غیر معمولی کامیابی

جماعتِ احمدیہ ماریشس کے ایک مخلص نوجوان عزیز موسٰی تیجو صاحب نے امسال A.C.C.A کے فائنل امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے انہیں مذکورہ امتحان میں شریک ہونیوالے ہزاروں طلبہ میں اوّل قرار دیا گیا ہے، فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یونیورسٹی آف ماریشس کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ ایک ماریشین طالب علم نے یہ غیر معمولی اعزاز حاصل کیا ہے۔ اس کامیابی پر انگلستان سے ایسوسی ایشن آف سرٹیفائیڈ اکاؤنٹنٹ نے موصوف کو ایک معقول رقم بطور انعام ارسال کی ہے جو انہوں نے ماریشس میں زیرِ تعمیر احمدیہ مسجد "نصرت" میں بطور عطیہ دے دی ہے، فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

موسٰی تیجو صاحب یونیورسٹی کی تعلیم سے قبل گورنمنٹ میں کسٹم آفیسر کے طور پر کام کرتے تھے۔ ۱۹۷۳ء کے آغاز میں حکومت نے انہیں پانچ سال کے لئے ماریشس کی یونیورسٹی میں A.C.C.A کورس کے لئے وظیفہ دیا۔ عرصۂ تعلیم کے دوران ہر سال وہ نمایاں نتیجہ کے ساتھ کامیاب ہوتے رہے اور اس سال فائنل کے امتحان میں خدا تعالیٰ نے ان کی کوششوں کو غیر معمولی رنگ میں قبول فرماتے ہوئے اعلیٰ ترین کامیابی عطا فرمائی اور اب وہ وزارتِ فنانس میں اہم عہدہ پر فائز ہو گئے ہیں۔

موسٰی تیجو صاحب کی یہ کامیابی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگانِ جماعت کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ ہمارے یہ مخلص بھائی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ بذریعہ خط و کتابت مسلسل رابطہ رکھتے ہیں اور بالخصوص گذشتہ پانچ سالوں کے دوران کم از کم دو خطوط ماہانہ وہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہے اور حضور انہیں جواب سے مشرف کرتے رہے۔

لوکل پریس نے بھی اس ممتاز کامیابی کو اخبارات میں شائع کیا ہے۔ روزنامہ LE MAURICIEN نے پہلے صفحہ پر جناب موسٰی تیجو صاحب کا فوٹو مع تفصیلی خبر شائع کیا ہے۔

مکرم موسٰی تیجو صاحب جناب محمد تیجو صاحب سابق انسپکٹر پولیس کے صاحبزادے اور حضرت حافظ جمال احمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام و سابق مجاہد ماریشس کے نواسے ہیں۔

احباب کرام دعا فرماویں کہ مولا کریم ہمارے اس مخلص احمدی کی کامیابی کو ان کے خاندان اور جماعت کے لئے موجبِ برکت بنائے۔ آمین

(صدیق احمد منور انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس)

ورزشی مقابلے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع کے موقع پر انشاء اللہ العزیز اجتماعی کھیلوں۔ فٹ بال۔ والی بال۔ رسّہ کشی اور کبڈی کے علاوہ انفرادی کھیلوں کے مقابلے بھی ہوں گے۔ اجتماعی کھیلوں میں علاقے تقسیم کر دئیے گئے ہیں اس لئے کھلاڑی صرف اپنے علاقے سے ہی شامل ہو سکے گا۔ لیکن انفرادی کھیلوں میں ہر خادم حصّہ لے سکتا ہے اس لئے خدام کو چاہئیے کہ جن جن مقابلوں میں حصّہ لینا ہے ان کی تیاری ابھی سے شروع کر دیں تا کہ میدان میں اچھے کھیل کا مظاہرہ کر سکیں۔ قائدین کرام اس امر کی نگرانی فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ خدام کھیلوں میں حصّہ لینے کی تیاری کریں تا کہ ہماری کھیلوں کا معیار بلند ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق دے۔ آمین

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی مشکلات کو دور فرمائے۔

خاکسار شیخ بشیر احمد

مراد کلاتھ ہاؤس فیصل آباد

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل اضلاع کے ذمہ رقوم لگائی گئی تھیں:-

لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ کیمبلپور۔ ملتان۔ ساہیوال۔ فیصل آباد۔ ڈیرہ غازی خان۔ جھنگ۔ ہزارہ۔ سکھر۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ۔ خیرپور۔ نوابشاہ۔ حیدرآباد۔ دادو۔ بدین۔ سانگھڑ۔ تھرپارکر اور کراچی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ "وَسِّعْ مَكَانَكَ" کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کے لئے جاری کردہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں اور جلسہ سالانہ کے قرب کے پیشِ نظر حتی الوسع نقد ادائیگی فرمائیں۔

تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ نمبر ۵۵-۲۱۸-۲۷ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع افسر جلسہ سالانہ ربوہ کو بھجوائی جائے۔

(افسر جلسہ سالانہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے جو انٹرویو ہو چکے ہیں اور جن طلباء کو میٹرک کے تسلی بخش نتیجہ کی شرط کے ساتھ منتخب کیا گیا ہے ان کی پڑھائی ۲۴ ستمبر ۱۹۷۷ء سے شروع ہو چکی ہے میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان پاس کر چکے ہیں اور وہ خدمتِ اسلام بجا لانے کی غرض سے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ زیادہ سے زیادہ یکم نومبر ۱۹۷۷ء تک مقامی جماعت کے امیر صاحب کی تعارفی چٹھی لے کر جمعۃ المبارک کے سوا کسی دن آٹھ بجے صبح سے لے کر ایک بجے دوپہر تک وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔

نوٹ:- مقامی جماعت کے امیر صاحب کی تعارفی چٹھی میں امیدوار کی عمر، تعلیم اور آخری پاس شدہ امتحان میں حاصل کردہ نمبر و ڈویژن کی تصدیق لکھی ہو۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

بیرون ممالک بطور سٹیل فکسر، شٹرنگ کارپینٹر، پائپ فٹر، راج، بلڈنگ پینٹر کیلئے جانیوالوں کو

خوشخبری

اپنی نوعیت کے پانچ ہنر سکھانے والا واحد (رجسٹرڈ) ادارہ

کلاسز صبح، دوپہر، شام

۲ ہفتے سے چار ہفتے تک کے تمام کورسز میں داخلہ جاری ہے

جسکی برانچ ۵ بسطامی روڈ سمن آباد میں بھی کھل گئی ہے

مدت کورس: سٹیل فکسر ۲ ہفتے فیس -/۱۰۰ روپے، شٹرنگ کارپینٹر ۲ ہفتے -/۱۰۰ روپے، پائپ فٹر ۴ ہفتے فیس -/۱۵۰ روپے، راج ۴ ہفتے فیس -/۲۰۰ روپے، بلڈنگ پینٹر ۲ ہفتے -/۱۰۰ روپے

احمدی حضرات کے لئے فیس میں دس فیصد رعایت

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ) اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

برانچ:- ۵ بسطامی روڈ، مسلم کالونی، نزد جامع مسجد سمن آباد لاہور